امداد مہ صفاریاں وخانہ امدادِ مہاجرین نیز ضمانت دینے والے سکنہ ہائے دیگر

محمد ہمدانی

امداد مہ صفاریاں وخانہ امدادِ مہاجرین نیز ضمانت دینے والے سکنہ ہائے دیگر

□ ہمسایہ ہمدانی مہ صفاریاں کو ہوشیار کیا

مورخہ ۱۴ مئی ۲۰۰۳ء: صفاریاں و ہمدانی کے درمیان سرحدی تنازعہ ایک بار پھر شدت اختیار کر گیا۔ ہمسایہ ہمدانی نے صفاریاں کی جانب سے کی جانے والی فائرنگ کو ’’بلا اشتعال جارحیت‘‘ قرار دیا جبکہ صفاریاں نے الزام عائد کیا کہ ہمدانی سرحدی چوکیوں نے پہلے گولی چلائی۔ دونوں طرف سے بھاری ہتھیار استعمال ہوئے اور سرحدی گاؤں خالی کرا لیے گئے۔

مقامی ذرائع کے مطابق جھڑپ کا آغاز صبح تقریباً ۷ بجے ہوا جب صفاریاں کی ایک گشتی ٹولی نے سرحد کے قریب واقع کھیتوں کی طرف پیش قدمی کی۔ ٹولی کے کمانڈر کے مطابق ہمدانی چوکی سے پہلے فائر کیا گیا جس کے جواب میں صفاریاں نے بھی فائرنگ کی۔ ہمدانی چوکی کے انچارج نے دعویٰ کیا کہ صفاریاں نے پہلے فائر کیا اور ہمدانی چوکی کو نشانہ بنایا۔ دونوں طرف سے دو گھنٹے تک وقفے وقفے سے فائرنگ ہوتی رہی۔

سرحدی گاؤں کے مکینوں کے مطابق جھڑپ کے دوران کم از کم تین مویشی زخمی ہوئے اور کئی خاندان عارضی طور پر قریبی قصبے منتقل ہو گئے۔ مقامی ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر نسرین اختر کے مطابق زخمیوں کو ابتدائی طبی امداد دی گئی اور دو افراد کو مزید علاج کے لیے بڑے قصبے بھیجا گیا۔ کسی شہری کے جاں بحق ہونے کی اطلاع نہیں ہے۔

دونوں طرف سے سفارتی سطح پر احتجاج کیا گیا ہے۔ صفاریاں کی وزارتِ خارجہ نے ہمدانی سفیر کو طلب کر کے احتجاجی مراسلہ دیا جبکہ ہمدانی وزارتِ خارجہ نے صفاریاں کے سفیر کو ’’سرحد پر امن برقرار رکھنے‘‘ کی ہدایت کی۔ سرحدی کمیشن کے ایک رکن نے کہا کہ مشترکہ گشت کا طے شدہ پروگرام دو ماہ سے التوا میں ہے اور یہی التوا اس کشیدگی کی بنیادی وجہ ہے۔

سرحدی کمیشن کے اجلاس کی تاریخ ۲۸ مئی مقرر کی گئی ہے جس میں مشترکہ گشت اور عارضی چوکیوں کے قیام پر بات چیت ہوگی۔ مبصرین کے مطابق اگر اجلاس وقت پر ہوا تو کشیدگی کم ہونے کی توقع ہے، تاہم اگر مشترکہ گشت دوبارہ شروع نہ ہوا تو خطرہ برقرار رہے گا۔ فریقین نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ زخمیوں کے علاج کا خرچ دونوں طرف برابر برداشت کرے گا۔

(صفدرام/ٹنڈر مہ ہنڈیاسیہ)

سرحدی ٹیلے سے سورج ابھرا تو ہنڈیاسیہ کی چوٹیوں پر سنہری دھند پھیل گئی۔ ٹیلے کے مشرقی ڈھلان پر بکریاں چرتی تھیں اور چرواہا بانسری بجا رہا تھا۔ نیچے وادی میں دو گاؤں آباد تھے، ایک کا نام کھجوری تھا اور دوسرا ریتلا۔ دونوں کے درمیان برسوں سے زمین کا ایک ٹکڑا تھا جس پر کبھی کسی کا قبضہ نہیں رہا۔ وہی ٹکڑا اب تنازعہ کی جڑ بن چکا تھا۔

کھجوری کے نمبردار حاجی نور محمد نے پنچایت بلائی تھی۔ ریتلا کے لوگ بھی آئے تھے۔ پنچایت کا چبوترہ کھچا کھچ بھرا تھا۔ بوڑھے حقہ پیتے خاموش بیٹھے تھے اور نوجوان کھڑے تھے۔ حاجی نور محمد نے کہا کہ زمین کا فیصلہ کاغذ پر ہوگا اور کاغذ پر ہوگا تو ریتلا کا حق ہے۔ ریتلا کے لوگ بولے کہ ٹکڑا ہمیشہ ہمارے جانور چرتے رہے ہیں۔ بحث گھنٹوں چلی۔ آخر طے ہوا کہ ٹکڑا دو حصے کیا جائے گا اور قرعہ ڈالا جائے گا۔

قرعہ ڈالا گیا تو ٹکڑا کھجوری کے حصے میں آیا۔ ریتلا کے لوگ خاموش ہو گئے۔ پنچایت ٹوٹ گئی۔ شام کو ریتلا کے چار نوجوان کھجوری کے کنویں پر آئے اور کہا کہ پانی ہمارا بھی ہے۔ تکرار ہوئی۔ رات کو کنویں پر پتھر پھینکے گئے۔ اگلے دن کھجوری کے چار لوگ ریتلا گئے اور کہا کہ راستہ ہمارا ہے۔ راستے پر لاٹھیاں چلیں۔ ایک بوڑھا زخمی ہوا۔ تھانہ دور تھا۔ معاملہ وہیں دبا رہا۔

تین ہفتے بعد ریتلا کے لوگوں نے کھجوری کے کھیت میں باڑ کاٹ دی۔ کھجوری کے لوگ آئے تو باڑ پھر لگ چکی تھی۔ اس بار کسی نے رپورٹ لکھوائی۔ تھانے سے دو سپاہی آئے۔ دونوں گاؤں کے لوگ تھانے میں جمع ہوئے۔ وہاں پہلی بار وہ ٹکڑا زیر بحث آیا جو برسوں سے کسی کا نہیں تھا۔ افسر نے کہا کہ زمین سرکار کی ہے اور عدالت ہی فیصلہ کرے گی۔ کاغذ مانگے گئے۔ کسی کے پاس کاغذ نہیں تھا۔

مقدمہ عدالت گیا۔ تاریخیں پڑتی رہیں۔ گواہ بلائے گئے۔ بوڑھے چرواہے نے بتایا کہ وہ ٹکڑا اس کے باپ کے وقت سے خالی پڑا تھا۔ ریتلا کے لوگ کہتے رہے کہ ہم وہاں کھیتی کرتے تھے۔ کھجوری کہتے رہے کہ ہم وہاں چراتے تھے۔ دونوں سچ تھے۔ زمین ایک ہی تھی۔ آخر عدالت نے فیصلہ دیا کہ ٹکڑا دونوں کے درمیان برابر تقسیم ہو۔ فیصلہ سنا گیا تو کسی نے تالیاں نہیں بجائیں۔ کسی نے آہ بھی نہیں کی۔ لوگ چپ چاپ اٹھ کر چلے گئے۔

اگلے ہفتے ریتلا کے کچھ لوگ کھجوری آئے اور کہا کہ باڑ ہم نے کاٹی تھی۔ کھجوری کے لوگ حیران تھے۔ ریتلا کے لوگ بولے کہ فیصلہ ہوا ہے تو ملنا چاہیے۔ دونوں گاؤں کے لوگ ایک ہی چبوترے پر بیٹھے۔ چائے آئی۔ کسی نے کہا کہ ٹکڑا بانٹ لیا جائے گا۔ کسی نے کہا کہ وہاں مسجد بنے گی۔ کسی نے کہا کہ وہاں اسکول بنے گا۔ بحث پھر شروع ہوئی۔ اس بار بحث میں کسی کا نقصان نہیں تھا۔ بحث میں کسی کا کچھ نہیں تھا۔ بحث ختم ہوئی تو ٹکڑا خالی پڑا رہا۔ کسی نے وہاں ہل نہیں چلایا۔ کسی نے وہاں باڑ نہیں لگائی۔ کسی نے وہاں بکری نہیں باندھی۔ ٹکڑا وہیں پڑا رہا۔ کسی کا نہیں۔ کسی کا نہیں۔ کسی کا نہیں